روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
سوموار 7/اپریل 2014ء 6 جمادی الثانی 1435 ہجری 7 شہادت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 78

دنیا سے دل نہ لگاؤ

جی مت لگاؤ اس سے دل کو چھڑاؤ اس سے
رغبت ہٹاؤ اس سے پس دور جاؤ اس سے
یارو! یہ اژدھا ہے جاں کو بچاؤ اس سے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب رسول اللہؐ نے حضرت عثمانؓ کو اہل مکہ کی طرف بھجوایا تو آپ کے چچازاد ابانؓ بن سعید نے انہیں اپنی پناہ میں لیا۔ اپنی سواری پر سوار کروایا اور خود آپ کے پیچھے بیٹھ کر آپؓ کو مکہ لے کر آیا۔ آپ کے سادہ لباس کو دیکھ کر وہ کہنے لگا اے میرے چچا کے بیٹے! یہ کیا بات ہے میں آپ کو نہایت عاجزانہ لباس میں دیکھتا ہوں۔ آپ بھی اپنی قوم کی طرح بڑا تہہ بند پہنیں جسے لٹکا کر چلتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا ہمارے آقا و مولا ایسا ہی لباس پہنتے ہیں۔ پھر اس نے کہا اے میرے چچا کے بیٹے آپ کعبہ کا طواف کر لیں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا بھائی! ہم کوئی چیز شروع نہیں کرتے اور کسی کام میں پہل نہیں کرتے جب تک کہ ہمارے آقا حضرت محمدؐ وہ نہ کر لیں۔

(استیعاب جلد 1 صفحہ 62 تا 64 ، مسند الرویانی جز 2 صفحہ 254)

سادگی کا یہ عالم تھا کہ گھر میں لونڈیوں اور غلاموں کے باوجود اپنے کام خود کرنا پسند کرتے۔ رات کو اُٹھ کر وضوء کے پانی کا خود انتظام کرتے کسی نے کہا کہ خادم کی مدد لے لیا کریں فرمایا رات ان کے آرام کے لئے ہے۔ (ابن سعد جلد 3 صفحہ 60)

طبیعت کا ایک گہرا وصف یہ تھا کہ آپ میں نرمی اور رقت بہت تھی۔

تواضع کی یہ انتہا تھی کہ ایک دفعہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے۔ عمرو بن العاصؓ نے یہ کہنے کی جسارت کی کہ ”اے عثمان آپ توبہ کریں کہ آپ نے امت کو مشکل میں ڈال دیا ہے۔ بلکہ آپ کے ساتھ سب لوگ بھی توبہ کریں۔“ آپ نے بلا پس و پیش اسی وقت قبلہ رُخ ہو کر ہاتھ اُٹھایا اور کہا ”اے اللہ میں سب سے پہلے تیری درگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ سب لوگوں نے بھی آپ کی پیروی میں ایسے ہی کیا۔ (ابن سعد جلد 3 صفحہ 69)

حضرت عثمانؓ میں اپنی حیرت انگیز مالی قربانی کے بعد کبھی ریا یا فخر کا کوئی شائبہ کبھی پیدا نہ ہوا ایک دفعہ کسی تنگ دست نے آپ کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا آپ امیر طبقہ کے لوگ بہت ثواب کما گئے ہو۔ تو حضرت عثمانؓ نے پوچھا کیا تمہیں ہم پر رشک آتا ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ فرمانے لگے ”خدا کی قسم! تمہاری محنت کی کمائی سے ایک درہم خرچ کرنا دس ہزار درہم سے بڑھ کر ہے اور تمہارا تھوڑا ابھی زیادہ سے بہتر ہے۔“ (کنز العمال جلد 3 صفحہ 320)

خلافت کے زمانہ میں بھی آپ کی سادگی کا یہ عالم تھا۔ مسجد نبوی میں قیلولہ کیلئے چٹائی پر لیٹ جاتے۔ چٹائی کے نشان آپ کے پہلو میں ہوتے۔ جسے دیکھ کر لوگ تعجب سے کہہ اٹھتے امیر المومنین کی یہ حالت ہے۔ (صفة الصفوة جلد 1 صفحہ 116)

کھانے کا یہ حال تھا کہ مہمانوں کو گھر سے اعلیٰ کھانا کھلاتے مگر خود زیتون کے تیل اور سرکہ پر مشتمل کھانا تناول کرتے۔

(حیاة الصحابہ جلد 2 صفحہ 368)

(بحوالہ سیرت صحابہ رسول ﷺ صفحہ 90۔ از مکرم حافظ مظفر احمد صاحب)

خدا کے بندے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”خدا کے بندے کون ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اور اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں...... سچا (۔) یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 364)

احباب اپنے مخلص اور ذہین بچوں کو وقف کرنے اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

نفلی عبادات

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائیں۔ دعاؤں سے اپنی سجدہ گاہیں تر کر لیں۔ اللہ تعالیٰ کے عرش کے پائے ہلانے کے لئے وہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جس نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے فتوحات کے دروازے کھول دیئے تھے...... پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو میں خاص طور پر توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ کہ دعاؤں کو صرف، عام دعائیں ہی نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف اب پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔ بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہفتہ میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔“

(روزنامہ الفضل 29 نومبر 2011ء)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم رفیق احمد نعیم صاحب

نظام وصیت

ایک تحریک ایک تاکیدی حکم

موجودہ دنیا طرح طرح کی مادی چیزوں کا ایک وسیع دسترخوان ہے۔ یہ چیزیں دنیا میں امتحان کے لئے رکھی گئی ہیں۔ آزادانہ استفادہ کے لئے نہیں۔ انسان اگر امتحان کی نظر سے دیکھے تو احتیاط اور ذمہ داری کے ساتھ ان کو استعمال کرے گا۔ عمومی طور پر ایسا بہت کم ہوتا ہے اس کی حرص کہیں نہیں رکتی۔ صبح شام اسی حال میں بسر کرتا ہے یہاں تک کہ موت کا وقت آجاتا ہے اور وہ زندگی بھر کی کمائی اسی دنیا میں چھوڑ کر خدا کے حضور حاضر ہوجاتا ہے۔ اس وقت اسے معلوم ہوتا ہے کہ جمع کرنے کی چیز تو دوسری تھی یعنی نیکیاں اور میں کسی اور چیز کو جمع کرتا رہا۔ دراصل اسے جب کوئی نعمت ملتی ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ یہ اس کی اپنی محنت اور صلاحیت کی بناء پر ملی ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے اندر رہنے والے خدا کے لئے شکر کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔

دولت بہت بڑی نعمت ہے اور اسے دین کی ضرورت پر خرچ کرنا اعلیٰ ترین انسانی صفت ہے دین حق میں اس کی اس حد تک تاکید کی گئی ہے کہ جس شخص کو جو دولت ملتی ہے وہ خدا کا ایک عطیہ ہوتا ہے خدا اگر ضروری اسباب مہیا نہ کرے تو کوئی بھی شخص مال کمانے پر قادر نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اس پر لازم ہوجاتا ہے کہ خدا کی شکرگزاری کے طور پر وہ اس کا ایک حصہ نکالے اور اسے دین کی ضروریات اور مخلوق خدا کی ہمدردی میں خرچ کرے۔ عجیب بات ہے کہ وہ اپنے مال کو جو خدا ہی کا عطیہ ہے اسی کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے اپنے دل میں مفلسی کے کسی انجانے خوف کی بناء پر انقباض محسوس کرتا ہے اور خدا کے اس ارشاد کو پس پشت ڈال دیتا ہے کہ

''ہر وسعت والے کو چاہئے کہ وہ اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے۔'' (سورۃ الطلاق آیت 8)

نیز متقین کی علامات میں انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اسی طرح احادیث میں رسول کریم ﷺ نے جن چند لوگوں کے بارے میں جنت کی خوشخبری دی ہے۔ ان میں سے ایک انسان وہ بھی ہے جو اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ (مسند احمد) بخیل رسول اللہ ﷺ اور آپ کے کبار صحابہؓ کے طرز عمل کو بھی یکسر فراموش کردیتا ہے جو اپنے آقا کے ارشاد کی تعمیل میں خدا اور اس کے رسول کے نام کو چھوڑ کر باقی سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں نچھاور کردیتے تھے۔ درحقیقت خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے مفلسی کا تصور قطعی بے بنیاد اور باطل ہے۔ حضرت مسیح موعود اس بات کی ضمانت دیتے ہیں کہ ؎

زبذل مال درراہش کسے مفلس نمے گردد

خدا خود می شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اللہ تعالیٰ تو اس انفاق کو اپنے اوپر قرض سمجھتا ہے۔ وہ تو بڑا دیالو ہے وہ کیسے گوارا کرسکتا ہے کہ اپنی مخلوق کا مقروض رہے۔ وہ تو اسے کہیں بڑھا کر واپس کردیتا ہے۔ یہ مفلسی کا نہیں بلکہ ایک مومن کے لئے دولت مند بننے کا بہترین نسخہ ہے۔ اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما۔ حضرت مسیح موعود نے اس مالی قربانی کو منظّم طور پر تمام احباب جماعت میں رائج کرنے کے لئے اور برکات الٰہیہ سے مستفیض ہونے کی خاطر 1905ء میں اللہ تعالیٰ سے اذن پاکر پُر درد دعاؤں کے ساتھ **الوصیت** کا دائمی اور معرکۃ الآراء نظام جاری فرمایا۔ یہ صرف تحریک نہیں بلکہ معنوی اعتبار سے تاکیدی حکم ہے۔ کیونکہ عربی زبان میں اس کا مطلب یہی ہے۔ یہ عظیم الشان نظام ہے بلاوجہ تاخیر یا لیت ولعل سے کام لے کر اس میں عدم شمولیت دراصل نفس کا بہانہ تو ہوسکتا ہے سچ نہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پاکر بلاتوقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں اور وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔''

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 327)

پھر آپ اس مالی قربانی کو بوجھ سمجھنے والے بخیل لوگوں کو ایک تنبیہ کے رنگ میں فرماتے ہیں:۔

''وہ شخص بڑا نادان ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ آئے دن ہم پر بوجھ پڑتا ہے اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کے پاس آسمان اور زمین کے خزانے ہیں۔ (المنافقون: 8) منافق ان کو سمجھ نہیں سکتے لیکن مومن اس پر ایمان لاتا اور یقین کرتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر سب لوگ جو اس وقت موجود ہیں اور اس سلسلہ میں داخل ہیں یہ سمجھ کر کہ آئے دن ہم پر بوجھ پڑتا ہے وہ دست بردار ہوجائیں اور بخل سے یہ کہیں کہ ہم کچھ نہیں کرسکتے تو خدا تعالیٰ ایک اور قوم پیدا کردے گا جو ان سب اخراجات کا بوجھ خوشی سے اٹھائے اور پھر بھی سلسلہ کا احسان مانے''۔ (ملفوظات جلد 4 ص 650)

حضرت مسیح موعود کے اس اعلان کے بعد کوئی شخص تاخیر سے کام لیتا ہے تو اس کا معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

اسی دل کو لرزا دینے والی تنبیہہ کے پیش نظر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں جو دراصل اس کی وضاحت ہے:۔

''ہر مومن کے ایمان کی آزمائش اس میں ہے کہ وہ اس نظام میں داخل ہو اور خدا تعالیٰ کے خاص فضل حاصل کرے۔ صرف منافق ہی اس نظام سے باہر رہے گا۔ گویا کسی پر جبر نہیں مگر ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ اس میں تمہارے ایمانوں کی آزمائش ہے اگر تم جنت لینا چاہتے ہو تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم یہ قربانی کرو، ہاں اگر جنت کی قدرو قیمت تمہارے دل میں نہیں تو اپنے مال اپنے پاس رکھو ہمیں تمہارے اموال کی ضرورت نہیں''۔

(نظام نو، انوار العلوم جلد 16 ص 590)

نظام وصیت مالی قربانی کے ساتھ ساتھ موصی کے اخلاق اور اعمال کو بھی بلند معیار تک پہنچانے میں مدد کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں وصیت کے تمام تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم عنایت اللہ صاحب اٹھوال نائب امیر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

سگریٹ نوشی وحقہ نوشی

کیسے چھوڑی

خاکسار نے 1953ء سے سگریٹ نوشی اور حقہ نوشی شروع کی اور پھر آہستہ آہستہ تمباکو نوشی کی عادت بڑھتی گئی حتیٰ کہ خاکسار ایک دن میں تقریباً 2 بڑے پیکٹ یعنی 40 عدد سگریٹ پینے لگ گیا اور اس کے ساتھ ساتھ حقہ بھی بہت پیتا تھا۔ خاکسار کو 2000ء میں بطور ناظم ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ دینی خدمت کا موقع ملا۔ بعدازاں نائب امیر پھر قائمقام امیر اور پھر بطور امیر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ خدمت کا موقع ملا۔ خاکسار رات کے وقت 2 پیکٹ سگریٹ اور ماچس سرہانے رکھ کر سوتا تھا جب نیند سے آنکھ کھلتی تو لیٹے لیٹے ہی پیکٹ سے سگریٹ نکال کر پیتا نہ ہی میں کلی کرتا اور نہ ہی منہ ہاتھ دھوتا۔

خاکسار کو خدا تعالیٰ نے شروع سے ہی نماز پڑھنے اور تہجد پڑھنے کی توفیق دی ہوئی تھی ایک دن جب میری آنکھ کھلی اور سگریٹ پینے کی طلب ہوئی تو یکدم دل میں خیال پیدا ہوا کہ اے بندے سب سے پہلے تو شیطان یعنی سگریٹ کی طرف توجہ دیتا ہے اور بعد میں رحمان کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ یہ تو بہت بری بات ہے اسی وقت سے دل میں تہیہ کرلیا کہ آئندہ نہ سگریٹ پیوں گا اور نہ ہی حقہ۔ مجھے یاد ہے تیس مارچ 2000ء کا دن میرے لئے مبارک ثابت ہوا جس دن خدا تعالیٰ نے مجھے اس لعنت سے چھٹکارا بخشا اس دن سے خاکسار نے حقہ اور سگریٹ کو بالکل منہ نہیں لگایا۔ اس لعنت سے خدا تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے۔ آمین

جب سے میں نے سگریٹ وغیرہ چھوڑا ہے۔ اس دن سے میری صحت بھی خدا تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ اچھی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ نکاح

فرمودہ 25 فروری 2012ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25 فروری 2012ء کو بیت فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ اقرء درثمین بنت مکرم میاں محمد اسلم صاحب مرحوم کا عزیزم آفتاب احمد ابن مکرم شیخ ابرار احمد صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر ہورہا ہے۔ دلہن کے بھائی مکرم محمد عاصم محمود صاحب اس کے ولی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نکاح، شادی جیسا کہ میں ہمیشہ کہتا ہوں ایک ایسا بندھن ہے جو صرف لڑکے لڑکی کے درمیان نہیں بلکہ دو خاندانوں کے درمیان ہے۔ اور لڑکا اور لڑکی دونوں کا یہ فرض ہے کہ ایک دوسرے کے قریبی عزیزوں کا، رشتہ داروں کا بھی لحاظ رکھیں۔ ان سے اچھے تعلقات رکھیں۔ ان سے احسن طور پر کلام کریں۔ کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائیں۔ کیونکہ یہ چیزیں پھر رشتوں میں بہتری پیدا کرتی ہیں۔ ایک دوسرے سے یا ایک دوسرے کے عزیزوں سے کسی بھی قسم کے تعلقات میں اگر دراڑیں آجائیں، فرق پڑجائیں، ناراضگیاں ہوجائیں تو پھر لڑکے لڑکی کے آپس کے تعلقات میں بھی فرق پڑ جاتا ہے اور یہ فرق، یہ رنجش جو پیدا ہوجاتی ہے پھر آہستہ آہستہ بڑھتی چلی جاتی ہے جس سے پھر بعض اوقات رشتے ٹوٹنے تک کی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ پس جب بھی ہم نئے رشتے جوڑتے ہیں تو لڑکے اور لڑکی کو ہمیشہ یہ سوچ کے رشتہ کرنا چاہئے کہ جہاں انہوں نے آپس میں محبت اور پیار سے رہنا ہے، وہاں دونوں خاندانوں کو بھی محبت اور پیار سے رکھنے کی حتی المقدور کوشش کرنی ہے۔ اللہ کرے ہمارا قائم ہونے والا ہر رشتہ اس بات کو اپنے پیش نظر رکھنے والا ہو۔ ان الفاظ کے ساتھ اب میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ۔ لندن)

☆......☆......☆

پبلشر وپرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

رسول کریم ﷺ اور تکریم انسانیت

انسانیت کا محسن اعظم جس نے ہر طبقہ زندگی کو عزت بخشی

عبدالسمیع خان

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر اپنا خلیفہ بنانے کا اعلان کیا اور اس کو احسن تقویم یعنی بہترین اور موزوں ترین صورت میں پیدا کرنے کی خبر دی۔ مگر مذاہب عالم میں قرآن کریم واحد کتاب ہے جو انسان کو بحیثیت انسان عزت اور تکریم عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اور یقیناً ہم نے ابنائے آدم کو عزت دی اور انہیں خشکی اور تری میں سواری عطا کی اور انہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق دیا اور اکثر چیزوں پر جو ہم نے پیدا کیں انہیں بہت فضیلت بخشی۔

(بنی اسرائیل:71)

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت رسول کریم ﷺ کی بعثت سے قبل انسانیت مختلف ذاتوں، نسلوں، خاندانوں، رنگوں اور علاقوں میں بٹی ہوئی تھی اور بالا دست طبقات کمزور انسانوں کو ہزاروں سالوں سے ظلم و تشدد کا نشانہ بنا رہے تھے کہ انسانیت کا نجات دہندہ آ گیا۔

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے تکریم انسانیت کے لئے جو عظیم الشان تاریخی قدم اٹھائے ان میں سے اہم ترین اعلان یہ تھا کہ اے ابنائے آدم سنو! تمہارا خدا ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے یاد رکھو کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر اور کسی سرخ کو کالے پر اور کسی کالے کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔

سنو! کیا میں نے تمہیں خدا کا پیغام پہنچا دیا ہے سب نے یک زبان ہو کر کہا ہاں یا رسولؐ اللہ آپ نے پیغام پہنچا دیا ہے۔

اس طرح آپ نے صرف مٹی اور پتھر اور لکڑی کے بت ہی پاش پاش نہیں کئے بلکہ جھوٹے غرور اور طاقت اور رنگت کے تمام بت بھی ریزہ ریزہ کر دیئے اور تمام انسانوں کو بحیثیت انسان ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا۔

پھر آپ نے ایک اور تاریخ ساز اعلان فرما کر انسانیت کا مرتبہ بلند ترین سطح پر پہنچا دیا۔ فرمایا:

قل انما انا بشر مثلکم ......

تو کہہ دے کہ میں تو محض تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ (فرق صرف یہ ہے کہ) میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے۔

(کہف:111)

پھر آپؐ نے فرمایا:

میں بھی ایک انسان ہوں۔ جب میں تمہارے دین میں سے کسی چیز کا حکم دوں تو اسے اختیار کرو اور اگر میں اپنی رائے سے تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو میں محض ایک بشر ہوں۔

(مسلم کتاب الفضائل باب وجوب امتثال ما قالہ شرعا حدیث نمبر 4357)

یعنی مقصود کائنات اور وجہ تخلیق دو عالم یہ کہتا ہے کہ میں تمہارے جیسا بشر ہوں تو اس کا مرتبہ تو کم نہیں ہوتا دوسرے انسانوں کا مرتبہ حسب توفیق بلند ہو جاتا ہے جو اس کے رنگ میں جتنا رنگین ہوگا وہ اس سے فیض پائے گا۔

پھر فرمایا میں تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں بھول جاؤں تو مجھے یاد کرا دیا کرو۔

انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب التوجہ نحو القبلہ حدیث نمبر 386)

اس محسن انسانیت نے احترام مخلوق کا درس دیا انسان کے ہر طبقے کے حقوق پہلی دفعہ نہ صرف قائم فرمائے ان کو ان کے حقوق کا شعور عطا فرمایا بلکہ ان کو دلوائے۔ آیئے اس کی چند مثالیں ملاحظہ کریں۔

آپؐ نے ان انسانوں کے لئے حقوق قائم کئے اور قائم کر کے دکھائے جو خود کو انسان سمجھنے کے احساس سے عاری تھے۔

اس زمانے کے ان مجبور اور مقہور انسانوں کی قطار میں مجھے وہ زاہرؓ بن حرام بھی نظر آتا ہے جو گاؤں سے سبزی لا کر مدینہ میں بیچتا تھا مگر بدصورت ہونے کی وجہ سے لوگ کم ہی اس کے پاس آتے تھے ایک دن دوپہر کو وہ پسینے سے شرابور بازار میں موجود تھا کہ رسول کریم ﷺ اس طرف سے گزرے اور پیچھے سے آ کر بڑے پیار سے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے اور پوچھا کہ:

بتلاؤ میں کون ہوں؟ ...... زاہرؓ نے دل کی آنکھوں سے دیکھا کہ اس پر پیار کا چشمہ لنڈھا دینے والا وجود سوائے محمد ﷺ کے اور کوئی نہیں ہو سکتا اور اس نے جوش محبت میں رسولؐ اللہ کے ساتھ اپنا جسم ملنا شروع کر دیا۔ رسولؐ اللہ کے جذبۂ شفقت نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اور فرمایا میرا ایک غلام ہے اسے کون خریدتا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ مجھے کون خریدے گا؟

فرمایا:

ایسا مت کہو! عرش کا خدا تمہارا خریدار ہے۔

(شمائل الترمذی باب فی صفۃ مزاح رسولؐ اللہ)

ہاں ہاں ہمارا آقا ہی وہ طائر قدس ہے جس کی پرواز ہفت آسمان سے اوپر ہے اور وہ اس مشت خاک کو صاحب عرش عظیم سے ملا دیتا ہے کسی صاحب دل نے نہایت سچ کہا ہے۔ ؎

کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا در یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

اسی محمد مصطفیٰؐ کے غلام بلال کو حضرت عمرؓ جیسا صاحب جبروت خلیفہ سیدنا بلال کہہ کر پکارتا تھا۔

(اسد الغابہ)

عورت اس زمانہ میں بھی بے حیثیت تھی اور آج بھی اس کی حالت زیادہ مختلف نہیں۔ بھارت میں ہر سال 5 لاکھ بچیاں پیدائش کے حق سے محروم کر دی جاتی ہیں۔ (پاکستان میگزین 16/اپریل 2007ء) اور غیرت کے نام پر زندہ درگور کر دی جاتی ہیں۔ پاکستان میں ہزاروں عورتوں کو غیرت کے نام پر قتل کیا گیا ہے۔ یورپ میں ہر چند منٹ بعد ایک عورت تشدد کا شکار ہوتی ہے۔ مگر ہمارے آقا نے عورت کو نہایت عزت اور احترام دے کر سربلند کر دیا اور اس سے حسن معاشرت کو ایمان کا معیار ٹھہرایا ہے۔

فرمایا:

تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے لئے بہتر ہے اور میں اپنے اہل کے لئے سب سے بہتر ہوں۔

جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔

مجھے مدینہ کی وہ دھتکاری ہوئی لونڈی بھی نظر آتی ہے جسے آج کی اصطلاح میں Mental Case کہا جاتا ہے وہ رسولؐ اللہ کی مجلس میں آئی اور کہا مجھے آپ سے کچھ کام ہے علیحدگی میں بات سنیں۔ رسولؐ اللہ اٹھ کھڑے ہوئے وہ عورت رسول اللہ ﷺ کو ایک راستہ پر لے گئی۔ رسولؐ اللہ اس کے ساتھ بیٹھ گئے اور جب تک اس کی بات سن کر اس کا اطمینان نہ کر دیا رسولؐ اللہ وہیں بیٹھے رہے۔

(شفاء عیاض۔ باب تواضعہ ﷺ)

اتنے مصروف اور نفیس الطبع انسان کا ایک مخبوط الحواس عورت کے لئے اتنا وقت عطا کرنا انسانیت نوازی کی لاثانی مثال ہے۔ رسولؐ اللہ کا یہ طرز عمل کوئی وقتی اور لمحاتی نہ تھا۔ آپؐ کی سیرت کا مستقل اور پائیدار حصہ تھا۔

عدی بن حاتم قبیلہ طے کے رئیس اور مشہور سخی حاتم طائی کے فرزند تھے۔ فتح مکہ کے بعد ان کی بہن رسولؐ اللہ کے عفو و کرم سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئیں تو انہوں نے عدی سے کہا جس قدر جلد ممکن ہو دربار محمدی میں حاضری دو وہ پیغمبر ہوں یا بادشاہ ہر حال میں ان کے پاس جانا مفید ہے۔

عدی دربار رسولؐ اللہ میں حاضر ہوئے۔ صحابہ کی رسولؐ اللہ سے بے پناہ محبت اور والہانہ عقیدت دیکھ کر سوچ میں پڑ گئے کہ رسولؐ اللہ پیغمبر ہیں یا بادشاہ؟ رسولؐ اللہ تھوڑی دیر بعد ان کو لے کر گھر کی طرف چلے کہ اسی اثناء میں ایک بڑھیا آ گئی اور رسولؐ اللہ کو روک لیا۔

آج کئی علاقوں میں غیر ملکی سربراہوں کے استقبال کے لئے سڑکوں پر زبردستی کھڑے کئے جانے والے بچے بھوک اور پیاس سے بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ وزیر اور مشیر شاہراہوں سے گزریں تو ٹریفک بند کر دی جاتی ہے اور ہٹو بچو کا شور بلند ہوتا ہے اور ساری خلقت ایک عذاب کا شکار ہو جاتی ہے۔

ایسے لوگوں کو میں بتاتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ قبیلہ طے کے رئیس کی موجودگی میں دیر تک اس بڑھیا سے گفتگو کرتے رہے عدی بن حاتم شام میں رومیوں کے درباروں سے خوب واقف تھے ان کو حیرت ہوتی ہے کہ لاکھوں انسانوں کا محبوب پیشواؐ ایک بڑھیا کے ساتھ اس قدر حسن سلوک سے پیش آتا ہے ظاہری جاہ و جلال کے لبادہ میں عجز اور خاکساری اور تواضع کی روح دیکھ کر عدی کا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ شخص بادشاہ نہیں، شان نبوت سے متصف ہے۔ فوراً گلے سے صلیب اتاری اور محمد رسولؐ اللہ کا حلقہ اطاعت اپنی گردن میں ڈال لیا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ امر عدی بن حاتم)

کسی مذہب کی سب سے مقدس جگہ معبد ہوا کرتی ہے اور اس میں انسان کسی ایسے وجود کا داخلہ برداشت نہیں کر سکتا جو اس کو ناپاک کرنے آئے یا خود ناپاک ہو۔ مگر اس سلسلہ میں بھی رسولؐ اللہ انسان کی عزت اور حرمت کو مقدم قرار دیتے ہیں۔

ایک اعرابی نے مسجد نبوی میں پیشاب کر دیا۔ صحابہ اس کو مارنے کے لئے دوڑے تو فرمایا اسے کچھ نہ کہو اور مسجد کو صاف کر دو۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب فی البول یصیب الارض)

آج کسی دوسرے فرقہ کی مسجد میں جانے سے مسجد ناپاک ہو جاتی ہے۔ مگر آپ ہی تھے جنہوں نے عیسائیوں کو مسجد نبوی میں اتارا اور ان کو اپنے طریق پر اپنے قبلہ کی طرف رخ کر کے عبادت کی اجازت دی۔ (اسباب النزول ص 53)

آپؐ نے مشرکین کو بھی مسجد میں قیام کے لئے جگہ دی اور جب صحابہ نے عرض کیا کہ قرآن تو مشرکوں کو نجس قرار دیتا ہے تو فرمایا: اس میں دل کی ناپاکی اور عقائد کی گندگی کا ذکر ہے انسان تو پاک ہے۔ (احکام القرآن جلد 3 ص 109)

یہ وہ نفس مطہر تھا جس نے زندہ انسانوں ہی

کے نہیں بلکہ مردوں اور لاشوں کے بھی حقوق مقرر فرمائے کیونکہ ان کے ساتھ زندوں کا قلبی اور جذباتی تعلق ہوتا ہے۔

آج جبراً غیر مسلم قرار دیئے جانے والوں کی نعشوں کی بے حرمتی پر خوشی منائی جاتی ہے مگر آنحضرتؐ کے پاس سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا تو صحابہؓ سمیت آپؐ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوگئے کسی نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ فرمایا کیا یہ انسان نہیں ہے۔

(بخاری کتاب الجنائز باب من قام لجنازۃ یہودی)

شرف انسانی کا قیام تو اس طرح ہوتا ہے۔

صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ حضرت سہل بن حنیف اور قیس بن سعد قادسیہ کے شہر میں تھے ان کے قریب سے کسی غیر مسلم کا جنازہ گزرا تو دونوں کھڑے ہوگئے کسی نے یاد دلایا ہے کہ یہ تو غیر مسلم تھا فرمایا کہ ہمارے رسول اکرم ﷺ کا یہی اسوہ ہے۔

(بخاری کتاب الجنائز باب من قام لجنازۃ یہودی)

آج لاشوں کو قبروں سے اکھیڑ کر مکروہ شوق پورے کئے جاتے ہیں مگر سنو!

جنگ احزاب میں ایک کافر سردار عمرو بن عبدود خندق میں گر کر ہلاک ہوگیا اور نعش مسلمانوں کے قبضہ میں آگئی کفار جنگ احد میں مسلمانوں کی نعشوں کی بے حرمتی کر چکے تھے اور حضرت حمزہؓ کی نعش کے ناک اور کان کاٹ کر ہار بنائے اور جگر چبایا گیا۔ انہیں خطرہ تھا کہ ایسی جوابی کارروائی نہ ہو اس لئے انہوں نے پیغام بھیجا کہ ہم دس ہزار درہم ادا کرنے کے لئے تیار ہیں یہ لاش ہمیں واپس کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم مردہ فروش نہیں اور لاش صحیح سلامت واپس کر دی۔

(شرح المواہب جلد2 ص194)

آج غیر مسلموں کی لاشوں کی تدفین میں رکاوٹ ڈالنا باعث فخر سمجھا جاتا ہے مگر آنحضرت ﷺ کے چچا حضرت ابوطالب کلمہ توحید کا اقرار کئے بغیر فوت ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے مسلمان بیٹے اور اپنے چچازاد بھائی حضرت علیؓ کو بھیجا کہ جاؤ اور ان کو عزت و احترام سے دفن کر کے آؤ۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد10 ص389)

صحابہؓ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جنگ کے بعد کسی لاش کو خواہ وہ مسلم کی ہو یا غیر مسلم کی تدفین کے بغیر نہیں رہنے دیتے تھے۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد2 ص190)

آج مسلم اور غیر مسلم قبرستانوں میں تمیز کی جاتی ہے مگر رسول اللہ ﷺ نے ایسا کوئی امتیاز پیدا نہیں کیا۔ محدثین بتاتے ہیں کہ حضرت خدیجہؓ مکہ کے اس قبرستان میں مدفون ہوئیں جو قدیم سے مشرکین مکہ کا قبرستان چلا آتا ہے۔ (الرحلہ الحجازیہ ص55)

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے آج تک مدینہ کے مسلمان مدینہ کے قدیم قبرستان میں دفن ہوتے رہے ہیں جو بقیع مقام پر تھا اور آج جنت البقیع کہلاتا ہے۔

برادران! انسانی حقوق کے منشور تو بہت سے بنے ہیں مگر کوئی بیل منڈھے نہیں چڑھی سوائے اس بیل کے جو دست قدرت نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دل میں لگائی تھی۔ وہ بارآور ہوئی اور پھلدار بنی اور ہر قوم نے اس کا رس پایا۔ ہر وہ شخص جس نے انسان کی حیثیت سے رسول کریم ﷺ کے احسانات کا مشاہدہ کیا وہ پکار اٹھا ہے کہ محمدؐ ہمارے ہیں۔ ایک ہندو شاعر کہتا ہے۔

عشق ہو جائے کسی سے کوئی چارہ تو نہیں
صرف مسلم کا محمد پہ اجارہ تو نہیں

اور یہ سچ ہے کیونکہ محمدؐ صرف مسلمانوں کے لئے نہیں تمام عالمین کے لئے رحمت اور برکت کا خزانہ تھے۔

بدھ مذہب کے پیشوائے اعظم مانگ تو نگ صاحب کہتے ہیں۔

حضرت محمد کا ظہور بنی نوع انسان پر خدا کی ایک رحمت تھا لوگ کتنا ہی انکار کریں مگر آپ کی اصلاحات عظیمہ سے چشم پوشی ممکن نہیں ہم بدھی لوگ حضرت محمد سے محبت کرتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں۔ (عرض الانوار ص225)

مغرب کے مفکر ایس پی سکاٹ لکھتے ہیں:۔

محمد کی آمد سے پہلے اور ان کے بعد کی دنیا ایک بدلی ہوئی دنیا ہے۔ یہ پوری دنیا جو مشرف بہ اسلام نہیں ہوئی اس کے باوجود محمدؐ کے عظیم احسانات کے بوجھ تلے دبی ہوئی ہے انسانی وجود کو جو مقام حاصل ہوا وہ محمد کی تعلیمات سے پہلے کبھی بنی نوع انسان کو حاصل نہ ہوسکا تھا...... انسان کو اگر اپنی دنیا کو واقعی امن کا گہوارہ بنانا ہے تو پھر اسے خدا کے فرستادہ نبی کی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا جس کا نام محمدؐ تھا۔

(History of Moorish Empire in Europe)

یہ تھا ہمارا آقا رحیم اور مہربان کہ جس نے وحشیوں کو انسان بنایا وہ مربی اور نفع رساں جو بھولی ہوئی خلقت کو پھر راہ راست پر لایا۔ وہ محسن اور صاحب احسان ...... جس نے لوگوں کو شرک اور بتوں کو بلا سے چھڑایا، وہ ابو الوقت اور صاحب زمان جس نے مشرق اور مغرب اور اسود و احمر کا فرق مٹایا، وہ نور اور نور افشاں ...... جس نے توحید کی روشنی کو دنیا میں پھیلایا وہ حکیم اور معالج زماں ...... جس نے بگڑے ہوئے دلوں کا راستی پر قدم جمایا، وہ کریم اور کرامت نشاں جس نے مردوں کو زندگی کا پانی پلایا، وہ شجاع اور پہلوان جو سسکتی ہوئی انسانیت کو موت کے منہ سے نکال کر لایا، وہ حلیم اور بے نفس انسان جس نے ہر شخص کا غم کھایا اور درد اٹھایا وہ کامل اور بحر عرفان جس نے قیامت تک آنے والی دنیا کو اپنے اسوہ سے منور فرمایا:

(ماخوذ از براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد1 ص17)

اس پاک وجود پر ہزاروں ہزار درود اور سلام، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اس پاک وجود کے حق میں یوں نغمہ سرا ہیں۔

چارہ گروں کے غم کا چارہ
دکھیوں کا امدادی آیا
راہ نما بے رہروں کا
راہبروں کا ہادی آیا
عارف کو عرفان سکھائے
متقیوں کو راہ دکھائے
جس کے گیت زبور نے گائے
وہ سردار منادی آیا
وہ جس کی رحمت کے سائے
یکساں ہر عالم پر چھائے
وہ جس کو اللہ نے خود
اپنی رحمت کی ردا دی آیا
صدیوں کے مردوں کا محیی
صل علیہ کیف یحیی
فسق و فجور کی ظالم موت سے
دلوانے آزادی آیا
شرف انسانی کا قیم
صلی اللہ علیہ وسلم

جس نے اپنے ایک مقرب صحابی پر اس بات پر ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ وہ لمبی نماز کیوں پڑھاتا ہے جس کی وجہ سے کسی مقتدی کو ذرائع معاش تک پہنچنے میں دیر ہو جاتی ہے اور پھر آپ نے مستقل حکم جاری فرمایا کہ انفرادی نماز چاہے کوئی شخص جتنی لمبی

باقی صفحہ 6 پر

مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب مرحوم کی یاد میں

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول ایک لمبی کامیاب زندگی گزارنے کے بعد 22 جولائی 2012ء کو ہم سے رخصت ہوگئے۔ مکرم چوہدری صاحب سے پہلی ملاقات 73-1972ء میں خانیوال میں ہوئی جبکہ میں آٹھویں کلاس کا طالب علم تھا۔ میرے والد محترم چوہدری نذر محمد نذیر صاحب گولیکی اس وقت خانیوال کے صدر جماعت تھے۔ خانیوال میں لوکو شیڈ میں ملازم تھے مکرم چوہدری صاحب دورہ پر تشریف لائے تھے والد محترم سٹیشن سے سیدھے گھر ریلوے کالونی میں لے آئے۔ چوہدری صاحب کے پاس دو بیگ تھے۔ جو والد محترم نے سائیکل کے پیچھے رکھے تھے۔

چوہدری صاحب ہمارے گھر دو دن رہے۔ اسی دن شام کو بیت احمدیہ میں پروگرام تھا جس میں سلائیڈز دکھائی گئیں۔ بیت احمدیہ کا فاصلہ ہمارے گھر سے اڑھائی کلو میٹر تھا۔ والد صاحب اور چوہدری صاحب سائیکلوں پر سوار بیت احمدیہ چلے گئے۔ آپ نے تحریک جدید کی ترقیات اور آئندہ کی ضروریات کا ذکر فرما کر احباب جماعت کے دلوں کو خوب گرمایا۔ اس وقت کو یاد کر کے آج جب تحریک جدید کے کاموں کو دیکھتے ہیں تو دل بلیوں اچھلتا ہے۔ بزرگوں نے کتنی محنت کی۔ خون پسینہ ایک کیا اور آج خدا کے فضل سے تحریک جدید ہر لحاظ سے ترقی کرتی چلی جارہی ہے۔

واپس رات گئے گھر آئے تو والدہ محترمہ نے مکرم چوہدری صاحب کے کپڑے جو آپ نے اتارے تھے دھو کر استری کر کے رکھ دیئے تھے اگلے دن شام کو آپ رخصت ہوگئے۔ 10-12 دن کے بعد نہایت محبت بھرا خط ملا۔ جس میں ایک ایک کا نام لے کر دعائیں دی تھیں یہ چوہدری صاحب کی بہت اعلیٰ خصوصیت تھی۔ کہ ذرا سا بھی کسی نے محبت کا اظہار کیا۔ نیکی کی آپ اس کے ہمیشہ کے لئے ہو گئے۔

تحریک جدید اور چوہدری صاحب

چوہدری صاحب کا تحریک جدید کے ساتھ چولی دامن کا ساتھ تھا۔ دو تین نسلوں کی 52 سال تک مسلسل محنت کر کے آبیاری کی اور پاکستان کی جماعتوں میں جا جا کر احباب کے دل میں یہ بات اجاگر کر دی کہ تحریک جدید ایک الٰہی تحریک ہے۔ اس میں شمولیت جماعتی ترقیات کا پیش خیمہ ہے۔

تحریک جدید کے چندہ دینے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ بیسیوں ایمان افروز واقعات اپنی مجالس میں بیان فرمائے۔

تحریک جدید کے مطالبات پر آپ خود خوب عمل پیرا تھے اور عمل اور قول کے ذریعہ جماعت کے احباب کی تربیت اور فکر کرتے تھے۔

مکرم چوہدری صاحب ایک دفعہ جس سے مل لیتے اس کو یاد رکھتے پاکستان کے گاؤں گاؤں شہر شہر آپ نے دورے کئے آپ کی پہچان زبردست تھی حالانکہ یہ کام بہت مشکل ہے۔

پھر یہی نہیں۔ اخبار الفضل میں شائع ہونے والے اعلانات پیدائش، وفات، آمین پر آپ کی طرف سے ضرور خط آجاتا۔

اس عظیم بزرگ کو 52 سال تک تحریک جدید میں کام کرنے کا موقع ملا۔ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی نے جنازہ سے، پہلے اعلان فرمایا کہ ''اتنی لمبی سروس کسی کی نہیں۔ ایک ہی ادارہ میں ایک ہی عہدہ پر'' اپنے کام سے لگاؤ کا یہ عالم تھا کہ آخری سانس تک دفتر میں جا کر کام کرنے کی تمنا رہی۔

مکرم قمر کوثر صاحب نے بتایا وفات سے 15 دن پہلے خواب دیکھا کہ

آپ بالکل تندرست ہیں اور لاہور سے پیدل چل کر ربوہ آئے ہیں صبح آپ نے یہ خواب سنایا اور کہا کہ میں تو بالکل ٹھیک ہوں دفتر نہ ہو آؤں۔ کہتے ہیں ہم نے کہا ٹھیک ہے تو آپ کو لے چلتے ہیں اٹھ کر بیٹھ گئے۔ پھر کہنے لگے دل تو بہت کرتا ہے مگر یہ ٹانگیں کام نہیں کرتیں۔

حضرت مسیح موعود اور آپ کے جانشینوں سے متعلق سچائی کا زندہ نشان

''مالیکا'' نام کی کتاب کی پیشگوئی کا ظہور جو پانچ سو سال قبل اڑیہ زبان میں بھوج پتر پر لکھی گئی

محترم مولانا محمد سلیم صاحب سابق مشنری بلاد عربیہ کے قلم سے

1938ء کے اوائل موسم گرما میں بہ تقریب جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ بھاگلپور (بہار) مجھے وہاں جانے کا موقع ملا۔ مکرم مولوی عبد الغفور صاحب فاضل مربی جماعت احمدیہ جو ان دنوں موسیٰ نبی متعین تھے۔ بشمولیت جلسہ مذکورہ میرے پہنچنے سے قبل بھاگلپور تشریف فرما تھے۔ ایام جلسہ میں نظارت دعوت الی اللہ کی طرف سے مجھے اطلاع ملی کہ بھاگلپور کے جلسہ سے فراغت کے بعد ٹاٹانگر جمشید پور چلا جاؤں۔ کیونکہ وہاں کے احمدی احباب اپنے ہاں جلسہ کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ اخویم مولوی عبدالغفور صاحب فاضل کو موسیٰ نبی جانا تھا۔ اس لئے ہم دونوں اکٹھے ٹاٹانگر پہنچ گئے۔ دو دن شہر میں جلسہ کے ذریعہ لوگوں تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ ازاں بعد مولوی صاحب موصوف نے فرمایا۔ کہ آج کل موسیٰ نبی مائنز میں کام کرنے والوں نے عام ہڑتال کر رکھی ہے اور صرف احمدی نوجوان جن کی تعداد پچاس ساٹھ کے قریب ہوگی، تمام کام چلا رہے ہیں۔ بلکہ کوشش کر رہے ہیں کہ فتنہ اندازی کے بغیر کارخانہ کے مالکوں اور مزدوروں میں کوئی سمجھوتہ ہو جائے۔ اس لئے اگر ہم دونوں وہاں پہنچ کر چند روز پوری سرگرمی سے کام کریں تو حالات روبہ اصلاح ہو سکتے ہیں۔ نیز کارخانہ کے ارباب حل وعقد چونکہ انگریز عیسائی ہیں۔ اس لئے جب انہیں یہ معلوم ہوگا کہ آپ حال ہی میں فلسطین میں موجود شورش و ہنگامہ آرائی کے باوجود دعوت الی اللہ کر کے واپس آئے ہیں تو ان پر ہماری دینی سرگرمیوں کا بہت عمدہ اثر ہوگا۔ اس طرح ممکن ہے کہ وہ لوگ تحریک احمدیت کے بارہ میں پیش از پیش دلچسپی ظاہر کریں۔ اور ہم کما حقہٗ انہیں پیغام حق پہنچانے میں کامیاب ہو سکیں۔

ٹاٹانگر سے موسیٰ نبی کچھ دور نہیں۔ اس لئے گو یہ جگہ میرے دورہ میں شامل نہ تھی۔ تاہم غیر معمولی حالات کے پیش نظر میں نے مناسب سمجھا کہ ایک دو روز کے لئے وہاں چلا جاؤں۔ چنانچہ وہاں پہنچ کر کمپنی کے مالکوں نیز دوسرے لوگوں سے مل کر دعوت احمدیت کی گئی۔ ہر رات عام جلسہ کر کے صلح و آشتی اور تقویٰ کی تلقین کی جاتی رہی۔ آخر دو تین روز کے بعد میں نے واپسی کا ارادہ کر لیا۔ مگر احباب جماعت احمدیہ نیز مولوی صاحب موصوف کسی نہ کسی طرح ٹال دیتے رہے، حتیٰ کہ ایک ہفتہ گزر گیا۔ چونکہ میرا پروگرام پہلے ہی بہت لمبا تھا۔ اس لئے میں نے موسیٰ نبی میں زیادہ ٹھہرنا غیر مناسب جانا۔ مگر وہاں کے دوست اور مولوی صاحب موصوف ہیں کہ مجھے چھوڑنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ مَیں نے ہر چند سمجھایا۔ اپنی معذوری اور مجبوریاں ان کے سامنے رکھیں لیکن بے سود۔ اس انجماد کو دیکھ کر میں نے دل میں فیصلہ کر لیا کہ خواہ کچھ ہو، مجھے کل ضرور واپس جانا ہوگا۔ چنانچہ جب وقت آیا میں اپنا سامان وغیرہ چھوڑ چھاڑ کر وہاں سے چل دیا اور یہ بھی پرواہ نہ کی کہ ہزاروں ہڑتالی جو کارخانہ سے باہر گروہ در گروہ صرف اس انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں کہ کارخانہ میں جانے والے یا اس سے باہر نکلنے والے ہر شریف آدمی کی پگڑی اچھال دیں اور اس کی بے عزتی کر دیں، مجھ پر حملہ کر دیں گے خیر! میں کارخانہ سے نکلا اور پیادہ پا سڑک پر چلنے لگا۔ اب ہمارے احمدی دوستوں کو یقین کرنا پڑا کہ اب یہ نہیں رُک سکتا۔ اس لئے ایک صاحب کار لے کر میرے تعاقب میں روانہ ہو پڑے اور قریباً ایک فرلانگ پر مجھے جا لیا۔ میں موٹر میں سوار ہوا اور ایک آن کی آن میں موسیٰ نبی ریلوے سٹیشن پر پہنچ گیا۔ گاڑی آئی سوار ہوا اور چند منٹوں کے اندر اندر ٹاٹانگر جمشید پور آ پہنچا۔ یہاں کے احمدی احباب نے ایک مذہبی کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا، جس میں مختلف الخیال نمائندے اپنے اپنے مذہب کے رو سے کسی ایک ہی مضمون پر اظہار رائے کریں۔ تا کہ پبلک کو مختلف عقائد میں موازنہ کا موقعہ مل سکے۔ ابھی یہ تجاویز ہو ہی رہی تھیں کہ مولوی عبدالغفور صاحب کا ایک پیامبر آ پہنچا۔ جس نے مولوی صاحب کا ایک خط بنام خاکسار اور ایک تار آمدہ از قادیان ہمارے ہاتھ میں دے دیا تار کا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ ہم دونوں (خاکسار اور مولوی عبدالغفور صاحب) کٹک احمدیہ کانفرنس میں ضرور شامل ہوں اور مولوی صاحب کے خط کا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ ہم نے آپ کو موسیٰ نبی میں روکنے کی از حد کوشش کی، مگر آپ نہ ٹھہرے اب مرکز کے تار کے مطابق ہمیں جلد از جلد کٹک پہنچنا ہے۔ چنانچہ میں آج ہی روانہ ہو رہا ہوں آپ بھی بدیدن تار و خط چلے آئیں، میں کھڑگ پور میں آپ کا انتظار کروں گا۔ تا کہ وہاں سے اکٹھے کٹک جا سکیں۔

میں نے کٹک کے لئے تیاری شروع کر دی تو احباب جماعت نے کہا آج جمعہ ہے اس لئے آپ جمعہ پڑھا کر رات کی گاڑی سے روانہ ہو جائیں۔ میں نے ہر چند کوشش کی کہ جمعہ کھڑگ پور پہنچ کر پڑھوں، ورنہ مولوی صاحب موصوف کو پریشانی ہوگی اور زحمت انتظار کھینچنا پڑے گی۔ مگر دوستوں نے اپنا اصرار جاری رکھا۔ اور کہا کہ جب آپ جمعہ سے پہلے کھڑگ پور پہنچیں گے، تو مولوی صاحب ضرور رات کی گاڑی کا انتظار کریں گے۔

آخر جمعہ وہیں پڑھانا پڑا اور جب قریباً دس بجے رات کا وقت ہوا تو کھڑگ پور جانے والی گاڑی میں سوار ہو کر عازم کٹک ہوا، مگر کھڑگ پور پہنچ کر معلوم ہوا کہ مولوی عبدالغفور صاحب چونکہ جماعت احمدیہ کٹک کو تار دے چکے تھے کہ آپ فلاں گاڑی سے وہاں پہنچیں گے اس لئے وہ میری گاڑی کا انتظار نہ کر سکے۔ آخر میں نے وہ گاڑی بدلی اور اگلے روز دو تین بجے دن کے قریب کٹک پہنچ گیا۔

مولوی عبدالغفور ساحب نے مجھے دیکھا تو ہنس کہ فرمایا: کہ آپ تو ناراض ہو کر چلے گئے تھے لیکن آخر ہم نے آپ کو بلا ہی لیا۔ میں نے کہا مرکز کی ہدایت کے مطابق تو میں ہر طرح حاضر ہوں اور ہر جگہ جانے کو تیار، مگر خود بخود کسی جگہ ہفتہ عشرہ ٹھہر جانا ہمیں زیبا نہیں، اگر آپ موسیٰ نبی قیام کے لئے مرکز سے ہدایت منگوا لیتے تو مجھے وہاں ٹھہرنے میں کیا عذر ہو سکتا تھا، مولوی صاحب نے فرمایا کہ اصل میں آپ کو وہاں روکنے کی وجہ یہ تھی کہ مکرم جناب مولوی عبدالستار صاحب پراونشل امیر صاحب اڑیسہ نے مجھے خط لکھا تھا۔ کہ چند روز تک کٹک میں احمدیہ کانفرنس ہونے والی ہے جس میں میری شمولیت ضروری ہے۔ اس کے جواب مَیں نے انہیں خط لکھا کہ موسیٰ نبی کے حالات نازک سے نازک تر ہو رہے ہیں۔ اس لئے میرا اسے چھوڑنا موزوں نہیں لیکن آپ مطلع رہیں کہ آج کل محمد سلیم بسلسلہ دعوت الی اللہ میرے پاس مقیم ہے اگر آپ مرکز میں تار دے کر اس کے لئے منظوری حاصل کر لیں، تو عین مفید ہوگا۔ چنانچہ امیر صاحب موصوف کی کوشش کے نتیجہ میں مرکز کا وہ تار پہنچ گیا، جس میں ہم دونوں کو کٹک کانفرنس میں شمولیت کی ہدایت دی گئی ہے لیکن آپ اس تار کے پہنچنے سے پہلے پہلے ٹاٹانگر واپس ہو گئے۔

احمدیہ کانفرنس کے انعقاد میں ابھی تین چار روز باقی تھے اس عرصہ میں جناب مولوی عبدالستار صاحب پراونشل امیر نے اپنے صاحبزادے عبدالمنان صاحب کی شادی کا انتظام فرمایا تھا۔ آپ نے ہم دونوں (مولوی عبدالغفور صاحب اور خاکسار) سے خواہش کی، کہ اس برات میں شامل ہوں، چنانچہ ہم دیگر مہمانوں کے ہمراہ براتی بن کر کٹک ریلوے سٹیشن سے بھبنیسر ریلوے سٹیشن کے لئے روانہ ہو گئے۔ وہاں پہنچ کر بیل گاڑیوں میں سوار ہو کر منزل مقصود کا رخ کیا۔ رستہ اچھا نہ ہونے کی وجہ سے نیز اس وجہ سے کہ بیل زیادہ تیز نہیں چل سکتے، راستہ میں رات نے آ لیا اور جب بھوک نے خوب ستانا شروع کیا تو ہم نے ایک جگہ ڈیرے ڈال دئے، کوئی لکڑیاں لایا تو کوئی پانی اور کوئی برتن صاف کرنے میں مشغول ہوا، تو کوئی آگ جلانے میں، چنانچہ خاکسار اور مولوی عبدالغفور صاحب نے چاول پکانا اپنے ذمہ لیا،

کافی رات گئے سب لوگ کھانے پینے سے فارغ ہوئے، ازاں بعد بیل گاڑیوں میں سوار ہو کر آگے چلے، نصف شب کا وقت ہوگا جبکہ ہم وسط جنگل میں پہنچے سخت تاریکی تھی اور سیلاب بادوباراں تند ہوا ہماری گاڑیوں کو ہلا دیتی تھی، موسم گرما کے باوجود تیز بارش اور تند ہوا نے بے حد خنکی پیدا کر دی۔ سب ٹھٹھرے جا رہے تھے۔ مزید برآں زلزلہ کا جھٹکا، سخت کیچڑ اور دلدل کے باعث بیل چلنے سے رہ گئے۔ گاڑیاں کھڑی ہیں اور سب سواریاں ان کے اندر دبکی ہوئیں۔۔ آخر خدا خدا کر کے طوفان تھما، بیلوں کو ہوش آیا اور ہم آہستہ آہستہ آگے چلنے لگے، انجام کار گرتے پڑتے، اُٹھتے بیٹھتے اگلے روز ظہر کے قریب پدنپدہ جا پہنچے۔

سفر کے مارے، تھکے ماندے کچھ ستانے کے بعد نہانے دھونے کی تیاریاں کرنے لگے مَیں نہا کر فارغ ہوا تو دیکھا، کہ دو احمدی ذرا پرے کھڑے سرگوشیاں سی کر رہے ہیں مَیں نے توجہ نہ دی، مگر جب مولوی عبدالغفور صاحب نے انہیں دیکھا تو دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ پہلے تو انہوں نے ٹالنا چاہا، مگر آخر کہنے لگے کہ ہم چاہتے ہیں پہلے سب مہمانوں کو کھانا کھلا دیا جائے اور بعد میں عقد پڑھایا جائے۔ ورنہ اگر پہلے نکاح ہوا تو تیاری اور خطبہ کے باعث بہت دیر ہو جائے گی، کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا اور یوں بھی مہمانوں کو بہت دیر تک بھوکا رہنا پڑے گا، مولوی صاحب نے فرمایا یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کے لیے آپ پریشان ہیں آپ کو جس طرح سہولت ہو کام کریں ہمیں آپ کی آسانی زیادہ مدنظر ہے۔

پہلے تو ہمیں معلوم نہ تھا، مگر براتیوں کی محفل پہنچی تو معلوم ہوا کہ ان علاقوں میں عقد نکاح سے پہلے کھانا کھانا سخت معیوب ہے۔ چنانچہ بعض براتیوں نے صاف کہہ دیا۔ کہ عقد نکاح سے پہلے وہ کھانا نہیں کھا سکتے ہم نے ہر چند اُنہیں سمجھایا، مولوی عبد الستار صاحب پراونشل امیر نے بھی نصیحت فرمائی کہ منتظمین کی آسانی کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ بلکہ ہمیں خود ان کی ہر طرح مدد کرنا

چاہئے۔مگراُن پرکوئی اثر نہ ہوا۔

کھانے کا انتظام ہوگیا تو منتظمین نے فرمایا کہ کھانا تیار ہے اور ہم اُٹھ کر کھانے کے کمرے میں چلے گئے مگر بعض براتی اپنی جگہ پر بدستور بیٹھے رہے، انہیں کھانے میں شریک کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش بروئے کار لائی گئی مگر کچھ اثر نہ ہوا۔

کھانے کے بعد مولوی عبد الغفور صاحب نے خطبہ نکاح پڑھا اور اس سے متعلق جملہ کوائف ادا فرمائے، مگر وہ لوگ جو ہمارے ساتھ کھانے میں شریک نہیں ہوئے تھے، اپنی جگہ غم وغصہ میں بھرے بیٹھے رہے، جبکہ پند ونصیحت کے مقابلہ میں بعض ایسی باتیں بھی کہہ گئے جوان کے لئے زیبا نہ تھیں۔شام ہوئی تو شام کے کھانے میں بھی شریک نہ ہوئے۔ بلکہ اس کوشش میں لگے رہے کہ اُنہیں کوئی بیل گاڑی میسر آجائے تو اسی وقت واپس چلے جائیں لیکن ان کی یہ سعی بار آور نہ ہوئی۔البتہ دوسرے روز علی الصبح واپس روانہ ہو گئے۔

دوپہر کے قریب میز بانوں نے ہمیں فارغ کیا اور ہم گاڑیوں میں سوار ہو کر واپس لوٹے، جس گاڑی پر خاکسار اور مولوی عبد الغفور صاحب سوار ہوئے اس کا ایک بیل بار بار بیٹھ جاتا آخر اس گاڑی کو سامان سے بالکل خالی کر دیا گیا مگر پھر بھی وہ بیل چلنے کے لئے تیار نہ ہوا، ہوتے ہوتے راستہ میں پھر رات ہوگئی اور ہم نے حسب سابق مختلف کام مختلف لوگوں کے سپرد کر کے کھانا پکانے کی تیاری کی کھانا پک رہا تھا کہ گھٹا ٹوپ بادل چھا گیا۔تیز وتند آندھی کے آثار ظاہر ہونے لگے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ع

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گزشت

لوگ جو ناراض ہو کہ ہم سے پہلے جا چکے تھے انہیں اس طوفان سے ضرور دوچار ہونا پڑا۔

کھانا کھانے کے بعد روانگی عمل میں آئی۔ رات بھر چلتے رہے۔صبح صادق کے وقت ایک ندی پر پہنچے جہاں غسل کیا نماز فجر ادا کی، صبح کا سہانا وقت تھا۔ہم نے پیدل چلنا شروع کیا۔مولوی عبد الستار صاحب موصوف کی بندوق ہمارے پاس تھی. نیز مولوی عبد الغفور صاحب فاضل کی غلیل بھی۔ مولوی عبد الغفور صاحب نے ایک فلائنگ شاٹ کیا جو نشانہ پر بیٹھا۔ چلتے چلتے ایک ایسی جگہ آگئی جہاں سے ایک راستہ ریلوے سٹیشن کو چلا گیا ہے ۔اور دوسرا شہر کو۔ ہماری رفاقت میں کیرنگ کے چند نوجوان انصار اللہ تھے۔جنہوں نے اصرار کیا کہ اس شہر کا تالاب جس کا نام تھا بندوساگر ضرور دیکھ لیا جائے۔حیص بیص کے بعد مولوی عبد الستار صاحب موصوف نیز دیگر چند احمدی مرد وزن بیل گاڑیوں میں سیدھے سٹیشن کی طرف چل دیئے اور ہم دونوں (خاکسار اور مولوی عبد الغفور صاحب) نے ہمراہی انصار اللہ تالاب کا رُخ کیا۔ہم دونوں سیڑھیوں سے اتر کر تالاب کے پانی تک گئے۔اس وقت کوئی سات بجے کا عمل ہوگا۔ ہندو سورج پرستی کر رہے تھے۔ ہم ان کے ساتھیوں سے بحث مباحثہ ایسی گفتگو کرتے ہوئے وہاں کا بڑا مندر دیکھنے چلے گئے۔وہاں سے فارغ ہو کر سٹیشن پر پہنچے تو دیکھا کہ مولوی عبد الستار صاحب موصوف مسافر خانہ سے باہر کھڑے ہمارے منتظر ہیں ہمیں دیکھ کر فرمانے لگے مجھے فکر تھا کہ گاڑی کا وقت قریب ہے اور آپ ابھی آئے نہیں۔ مبادا آپ رہ جائیں اور آج ہی شام کو کٹک میں احمدیہ کانفرنس ہے۔

گاڑی آئی، ہم سب سوار ہوئے اور کٹک پہنچ گئے شام کے وقت کانفرنس ہوئی جس میں عہدیداران صوبائی کا انتخاب ہوا اس کے دوران میں کچھ مقررین نے نسبتاً سخت زبانی سے بھی کام لیا، اس وقت خاکسار نے ایک تقریر کی جس کے بعد احباب نے باہم صلح ومحبت سے صوبائی عہدیداروں کا انتخاب کیا سب دوستوں سے ملاقات ہوئی اور بعد ازاں دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔کٹک کانفرنس سے فراغت کے بعد میں نے واپسی کا عزم کیا تو انصار اللہ کیرنگ بضد ہوئے کہ میں کیرنگ ضرور چلوں آخر ان کے اخلاص کے پیش نظر خاکسار بہمراہی مولوی عبد الغفور صاحب کیرنگ پہنچ گیا۔

یہ مسلسل واقعات اس لئے بیان کئے گئے ہیں تا کہ ناظرین الحکم، اصل پیشگوئی کو بآسانی سمجھ سکیں اور اس کی مختلف شقیں سہولت کے ساتھ بیان کردہ واقعات پر چسپاں کرسکیں۔یہ پیشگوئی بلاشبہ خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود کی سچائی کا تازہ اور زندہ نشان ہے۔مبارک ہیں وے جو اس سے فائدہ حاصل کریں۔

کیرنگ کے قریب ایک گاؤں میں ایک ہندوؤں سے پانصد سالہ پرانی کتاب ''مالیکا'' نام دستیاب ہوئی۔ جو اُڑیہ زبان میں بھوج پتر پر لکھی ہوئی ہے۔ اور ہندوؤں کے پاس ہے ہمیں کچھ معلوم نہ تھا کہ اس کے اندر کیا لکھا ہے اور کیا نہیں، ایک دوست نے پڑھنا شروع کیا۔اور دوسرا اُردو میں اس کا ترجمہ کرنے لگا۔ پہلے تو میں نے کچھ خیال نہ کیا لیکن جب اس نے ایسا ترجمہ کیا۔جس کا مفہوم یہ تھا کہ نہہ کلنک اوتار مغل ہوگا اور اُڑیسہ کے شمال مغرب میں ہوگا، تو میں سب کام چھوڑ چھاڑ ہمہ گوش ہوگیا۔

1۔اس کتاب میں لکھا تھا۔کہ کلجگ میں ایسا ہو گا، ایسا ہوگا اور پھر اُڑیسہ کے شمال میں نہہ کلنک اوتار ظاہر ہوگا۔ہم نے نقشہ دیکھا تو معلوم ہوا کہ قادیان کی بستی کٹک کے عین شمال مغرب میں واقع ہے۔

2۔نہہ کلنک اوتار کے شاگردان خاص میں سے دو بھائی اُڑیسہ پہنچیں گے۔جن کو خاص طور پر وہاں بھجوایا جائے گا۔ میں نے مولوی عبد الغفور صاحب کی طرف دیکھا اور آپ نے میری طرف ۔اور ہماری روحیں خدا کی حمد وثنا سے لبریز ہوگئیں۔ہمیں نظارت متعلقہ نے بذریعہ تار کٹک بھجوایا تھا۔

3۔ وہ دونوں بھائی مختلف سمتوں سے آکر اڑیسہ میں ملیں گے، اللہ اللہ! کس قدر بلند وبالا ہے خدا کی ہستی، ہم دونوں موسیٰ نبی میں تھے اگر اس وقت تار مل جاتا یا میں ٹاٹانگر سے چل کر کھڑک پور میں مولوی صاحب موصوف کو پا لیتا، تو ہم اکٹھے اڑیسہ میں داخل ہوتے، حالانکہ پیشگوئی میں لکھا تھا کہ دونوں شاگرد علیحدہ علیحدہ داخل اڑیسہ ہوں گے، اور وہاں پہنچ کر ان کی ملاقات ہوگی۔

4۔نہہ کلنک اوتار نے ان دونوں شاگردوں کو سات دن تک تعلیم دی ہوگی۔خدا کی شان ہے کہ میں نے پورے سات سال میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا تھا۔ اسی طرح مولوی عبد الغفور صاحب نے بھی ورنہ بظاہر کورس ایسا ہے کہ سات سال کے اندر مولوی فاضل کا امتحان پاس نہیں کیا جا سکتا۔

5۔ان کو ایسے رنگ میں تعلیم دی گئی ہوگی کہ دنیا کا بڑے سے بڑا فلاسفر اعتراض کر کے دیکھ لے وہ کافی وشافی جواب دیں گے۔ بلاشبہ احمدیہ دلائل کا جواب کسی کے پاس نہیں۔

6۔ان کے ہاتھ میں ایک کمان ہوگی۔مولوی عبد الغفور صاحب کی غلیل میرے ہاتھ میں تھی۔

7۔نیز بارہ ہاتھ لمبی تلوار ان کے پاس ہوگی اس سے مراد یقیناً وہ بندوق ہے جو مولوی عبد الستار صاحب کی تھی۔اور جس سے ہم نے شکار کیا اسے کہتے ہیں۔۔ٹویل بور شاٹ گن۔

8۔ان کا کوئی نشانہ خطا نہ جائے گا۔خدا کے فضل سے ہمارا کوئی نشانہ خطا نہ گیا۔حتیٰ کہ پانی میں تیرتے ہوئے سانپ پر مولوی عبد الغفور صاحب نے غلیل کا نشانہ لگایا تو وہ بھی مرگیا۔

9۔ وہ رتھوں میں سوار ہو کر بندوساگر تالاب دیکھنے کے لیے جائیں گے۔لیکن جب تالاب کی طرف روانہ ہوں گے پیدل ہوں گے۔

اس کے متعلق اُوپر لکھا جا چکا ہے۔

10۔ان کے ہمراہ تیرہ ساتھی ہوں گے۔خدا شاہد ہے کہ ہمارے ساتھ صرف تیرہ ساتھی تھے۔ہم خوش ہیں کہ بعض براتی ناراض ہو کر ہم سے جدا ہو گئے تھے۔ ورنہ ہمارے ساتھی تیرہ سے کہیں زیادہ ہو جاتے، نیز ایک تلوار کے بجائے دو تلواریں ہو جاتیں، کیونکہ ناراض ہونے والوں میں سے ایک صاحب کے پاس اپنی بندوق بھی تھی۔

11۔وہ جب بندوساگر تالاب دیکھنے کے لیے جائیں گے۔تب ان کے ہمراہ تیرہ ساتھی نہیں ہوں گے بلکہ تیرہ میں سے صرف ایک حصہ ان کے ساتھ جائے گا۔اس کے متعلق بھی اوپر لکھ چکا ہوں۔

12۔ وہ سات بجے دن بندوساگر تالاب پر پہنچیں گے۔اللہ اللہ! کس قدر عظیم الشان ہے یہ نشان جو خدا نے اپنے مسیح موعود کی سچائی کے لئے ظاہر فرمایا۔

13۔ جب وہ سٹیشن پر پہنچیں گے۔تو وشوامتر ان کا انتظار کر رہا ہوگا۔ پھر وہ بارہ بجے کے قریب گھوڑے پر سوار ہوں گے۔ہم بیان کر چکے ہیں کہ جب ہم سٹیشن پر پہنچے تو دیکھا کہ مولوی عبدالستار صاحب پراونشل امیر ہمارے انتظار میں کھڑے ہیں۔ یقیناً آپ ہی کا نام وشوامتر رکھا گیا ہے اور گھوڑے سے مراد، ریل گاڑی جو غالباً ساڑھے گیارہ بجے کٹک کے لئے بھنبیسر سے چھوٹتی ہے۔

14۔جب وہ کٹک میں پہنچیں گے تو پدم جنگل میں ٹھہریں گے۔ جہان سارے صوبے کے بھگت ان کے پاس آئیں گے۔ان سے ہاتھ ملائیں گے اور ان سے سکھشا حاصل کریں گے۔اس کے متعلق صرف اتنا بیان کرنا باقی ہے کہ احمدیہ مرکز کٹک کے متصل ایک جگہ ہے، جس کا نام ہے ''قدم'' بہت ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں اس کا نام ''پدم'' ہی ہو، مگر زمانہ سے ''قدم'' مشہور ہوگیا ہے۔نیز تحقیقات پر معلوم ہوا کہ جہاں احمدیہ مرکز قائم ہے ۔وہاں بالکل ویرانہ اور جنگل ہوتا تھا، یاد رہے کہ احمدیہ مرکز کٹک شہر کے ایک سرے پر واقعہ ہے۔

اڑیسہ کے بھگتوں کا ہم سے ملنا اور تعلیم لینا وغیرہ کے متعلق اوپر بیان ہو چکا ہے۔اس زمانہ میں اڑیسہ کی راجدھانی ہوگا۔ چنانچہ اڑیسہ کونسل میں اسے راجدھانی بنانے کے لئے کوشش ہو رہی ہے اور یہ بھی کوشش ہے کہ کٹک دارالسلطنت توڑ دیا جائے۔

15۔اس کتاب میں ایک سمت لکھا ہے جو سن چوالیس عیسوی میں ختم ہوتا ہے، لکھا ہے کہ اس عرصہ میں نہہ کلنک اوتار اڑیسہ فتح کر لے گا۔خدا جانے اس فتح سے کیا مراد ہے اور اس کی نوعیت کیا ہے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا ہے کہ 1942ء تک دنیا میں عظیم الشان انقلاب رونما ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

(الحکم قادیان 28 مئی تا 7 جون 1939ء)

بقیہ صفحہ 4 انسانیت کا محسن اعظم

چاہے پڑھے مگر باجماعت نماز مختصر ہو کیونکہ مقتدیوں میں ضعیف اور کمزور اور نماز کے بعد کہیں جانے کے خواہشمند بھی ہوتے ہیں۔

(بخاری کتاب العلم باب الغضب فی الموعظۃ والتعلیم)

آپؐ ہی وہ ارفع وجود ہیں جنہوں نے خدا سے محبت کا معیار انسان کی سچی ہمدردی کو ٹھہرایا ہے وہ عورت جو خوب نمازیں پڑھتی اور کثرت سے روزے رکھتی تھی مگر اپنے ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش نہیں آتی تھی اس کے متعلق فرمایا یہ جہنمی عورت ہے۔

درحقیقت انسانیت زندہ باد کا سچا نعرہ سب سے پہلے محمد مصطفیٰ ﷺ نے لگایا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو بلند سے بلند تر مقامات عطا فرماتا چلا جائے۔آمین

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 مارچ 2014ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم میاں حشمت اللہ صاحب

مکرم میاں حشمت اللہ صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب آف ساؤتھ آل مورخہ 18 مارچ کو مختصر علالت کے بعد اپنے بیٹے کے پاس نارتھ ورجینیا امریکہ میں 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ ساؤتھ آل جماعت کے ابتدائی ممبران میں سے تھے۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ تعلق کو ایمان کا حصہ سمجھتے تھے۔ بہت نیک صالح، نماز روزہ کے پابند، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد صاحب نائب امیر یوکے و انچارج جائیداد و تعمیرات مرکزی کی اہلیہ کے چچا تھے۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ

مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا عبدالستار خان صاحب لاہور مورخہ 4 مارچ 2014ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، تقویٰ شعار، دعا گو، مہمان نواز، ہمسایوں سے حسن سلوک کرنے والی، اعلیٰ اخلاق کی مالک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ قرآن کریم سے بے حد محبت تھی۔ خلافت سے نہایت اخلاص ووفا کا تعلق تھا۔ 1994ء میں آپ نے اپنے بڑے بیٹے مکرم رانا ریاض احمد خان صاحب کی شہادت کے صدمہ کو بہت صبر اور حوصلہ سے برداشت کیا پھر جب بیٹے کی شہادت کے پانچ ماہ بعد ان کی بیوہ بھی وفات پا گئیں تو ان کے 8 بچوں کی کفالت، پرورش اور دینی تعلیم وتربیت کا فریضہ بہت احسن رنگ میں انجام دیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم رانا اعجاز احمد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کے طور پر اور دوسرے بیٹے مکرم رانا ارسال احمد خان صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے ہیں۔

مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ

مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمجید بٹ صاحب مرحوم ربوہ مورخہ 10 فروری 2014ء کو مختصر علالت کے بعد 105 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت عبادت گزار، دعا گو، صاحب رؤیا، مالی قربانی کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ باوجود عمر رسیدہ ہونے کے باقاعدگی سے نفلی روزے رکھتی تھیں اور ہر سال رمضان میں اعتکاف بھی بیٹھا کرتی تھیں۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا بہت گہرا تعلق تھا۔ نظام جماعت کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کرتی تھیں۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بھی بہت شوق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم میجر (ر) محمد الیاس خان صاحب

مکرم میجر (ر) محمد الیاس خان صاحب آف یو ایس اے مورخہ 15 فروری 2014ء کو Celieveland امریکہ میں وفات پا گئے۔ آپ کے والدین حضرت راجہ مدد خان صاحب اور حضرت اصغری بیگم صاحبہ، حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے تھے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خوش الحانی سے تلاوت کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 2 بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ کے خسر تھے۔

مکرمہ سردار بیگم صاحبہ

مکرمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد خان صاحب سابق افسر حفاظت خاص ربوہ مورخہ 10 فروری 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں اور باوجود مخالفت کے تادم آخر ثابت قدم رہیں۔ خلافت سے بے حد عشق ووفا کا تعلق تھا۔ بہت نیک، دعا گو اور مخلص خاتون تھیں۔ شادی کے بعد جب آپ کے ہاں باوجود علاج کے اولاد نہ ہوئی تو آپ حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضرت اماں نے آپ کی کمر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے تسلی اور دعا دی کہ آپ گھبرائیں نہیں۔ انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ آپ ہی سے اولاد دے گا۔ اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات بچے عطا فرمائے جن میں سے تین حیات ہیں۔ آپ نے ناخواندہ ہونے کے باوجود اپنے تینوں بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد صادق ناصر صاحب انچارج خلافت لائبریری ربوہ کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے ہیں۔

مکرمہ سرور نسیم بیگم صاحبہ

مکرمہ سرور نسیم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر غلام محمد بلوچ صاحب حیدرآباد مورخہ 16 فروری 2014ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ بہت عبادت گزار، غریب پرور، صلہ رحمی کرنے والی، صابرہ وشاکرہ اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنی اولاد کی بہت اچھی تربیت کی۔ ہر جماعتی پروگرام میں خود بھی شامل ہوتیں اور اپنے بچوں کو بھی شامل کرواتیں۔ جماعت اور خلافت سے بے حد اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹیاں اور 9 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے ہیں۔

مکرم منور احمد صاحب

مکرم منور احمد صاحب آف ربوہ مورخہ یکم مارچ 2014ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کی دادی جان کے ذریعہ آئی جو کہ حضرت مسیح موعود کی رفیقہ تھیں۔ ہجرت کے بعد پاکستان میں سندھ کے علاقہ نبی سر روڈ میں مقیم ہوئے۔ بہت عبادت گزار، بکثرت تلاوت قرآن کریم کرنے والے، مہمان نواز، خوش خلق، غریب پرور، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ جماعت کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی ملی۔ آپ مکرم شمس اقبال صاحب مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ جرمنی کے خسر تھے۔

مکرم محمد اقبال ناصر صاحب

مکرم محمد اقبال ناصر صاحب سابق انسپکٹر نظارت مال آمد ربوہ مورخہ 5 مارچ 2014ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو صدر انجمن احمدیہ ربوہ، وقف جدید، خدام الاحمدیہ اور دفتر انصار اللہ پاکستان میں لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح جماعت محمود آباد سندھ کے پہلے صدر جماعت ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کے بیٹے مکرم مہر محمد زبیر احمد صاحب مربی سلسلہ سینٹ پیٹرز برگ روس میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

مکرمہ بسم اللہ بیگم صاحبہ

مکرمہ بسم اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک طالب علی اعوان صاحب مرحوم ربوہ مورخہ 16 فروری 2014ء کو مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ خلافت سے بے حد اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔ ایم ٹی اے پر حضور انور کے خطابات بڑے شوق سے سنتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم نعیم احمد اعوان صاحب کارکن طاہر فاؤنڈیشن ربوہ کی والدہ تھیں۔

مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ

مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حسین صاحب پاکستان مورخہ 19 فروری 2014ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کو لمبا عرصہ ناصر آباد، محمود آباد اور محمد آباد سندھ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت بجالانے کے علاوہ ربوہ کے محلہ دارالیمن میں 23 سال صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ ہزاروں بچوں، بچیوں اور خواتین کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کی سعادت بھی پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، دعا گو، ملنسار، نرم مزاج، بہت مہمان نواز اور ہر ایک سے پیار اور محبت سے پیش آنے والی، چندہ جات میں باقاعدہ نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 4 بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں جو سب کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم شیخ محمد ادریس صاحب

مکرم شیخ محمد ادریس صاحب آف وائی، آئی پرنٹنگ پریس کراچی مورخہ 16 فروری 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کو جشن تشکر کے سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ کراچی کی مختلف کتب شائع کروانے میں نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے درثمین، کلام محمود اور کلام طاہر نہایت اعلیٰ کاغذ پر شائع کیں۔ اسی طرح اطفال وناصرات کے لئے چھوٹے کتابچے "ننھی مخلوق" اور "اقوال زریں" اپنے طور پر بھی شائع کروائے۔ جماعت کے کاموں کو ہمیشہ مقدم رکھتے تھے۔ جماعت کی خدمت کا یہ جذبہ انہوں نے اپنی اولاد میں بھی منتقل کیا اور سب بچے اللہ کے فضل سے کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ نہایت ہمدرد، غریب پرور اور مخلص انسان تھے۔ کئی غریب گھرانوں میں مستقل طور پر امدادی راشن بھی مہیا کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔

مکرمہ نیازاں بی بی صاحبہ

مکرمہ نیازاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم علم دین گجر صاحب ربوہ مورخہ 27 دسمبر 2013ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کو 1992ء سے 1997ء تک اپنی مقامی مجلس میں صدر لجنہ اور بعد ازاں 1998ء میں ربوہ میں اپنے محلہ کی گروپ لیڈر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہری وابستگی رکھتی تھیں۔

مکرم محمد صدیق صاحب

مکرم محمد صدیق صاحب ابن مکرم صدر دین صاحب لاہور مورخہ 26 نومبر 2013ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے 20 سال دارالذکر لاہور میں کارکن کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت دیندار، شریف النفس، نیک اور مخلص انسان تھے۔

مکرم نواب دین صاحب

مکرم نواب دین صاحب ابن مکرم خواج دین

باقی صفحہ 8 پر

خبریں

منفرد روبوٹک بازو

امریکہ میں ماہرین نے ایک ایسا روبوٹک بازو متعارف کروایا ہے جو قلم پکڑ کر انسانوں کی طرح انگریزی لکھنے کا ماہر ہے۔ پڑھا لکھا یہ روبوٹک بازو کمپیوٹر سے ملنے والی ہدایات پر عمل درآمد کرتے ہوئے ایک سادہ کاغذ پر انگریزی زبان میں جملے لکھتا ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت 5/اپریل 2014ء)

مچھلی کھانے سے دل کے دورے کا امکان کم

امریکی طبی ماہرین کی تحقیق کے مطابق ہفتے میں دو بار مچھلی کھانے سے دل کے دورے کا امکان 12 فیصد کم ہو جاتا ہے۔ امریکہ میں کی گئی حالیہ تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ ہر ہفتے دو سے تین مرتبہ مچھلی کھانے والے افراد میں دل کے دورے کا امکان ان لوگوں کے مقابلے میں کم ہوتا ہے جو ہر ہفتے صرف ایک بار یا بالکل ہی مچھلی نہیں کھاتے۔ ایسے افراد جو قدرے زیادہ مچھلی کھاتے ہیں ان میں دل کے دورے کا امکان 12 فیصد کم ہوتا ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت 5/اپریل 2014ء)

گاجر جوس کے فوائد

طبی ماہرین کے مطابق گاجر میں بے شمار صحت بخش اجزاء ہوتے ہیں۔ ایک نئی طبی تحقیق کے مطابق گاجر کا جوس دل، جگر اور گردوں کے لئے انتہائی مفید ہے۔ گاجر موسم سرما کی مقبول اور غذائیت سے بھرپور سبزی ہے۔ گاجر کا سلاد، اچار اور حلوہ بہت مقبول ہے جبکہ اس کا جوس حیاتین اے کا بہترین ذریعہ ہے۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ بلڈ پریشر کے مریض اس کا زیادہ سے زیادہ استعمال کر کے بلند فشار خون کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 21 جنوری 2014ء)

دانتوں کی صفائی ذہنی امراض سے بچاتی ہے

امریکی ماہرین کی تحقیق کے مطابق مسوڑھوں اور دانتوں کی باقاعدگی سے صفائی کرنے سے متعدد ذہنی اور دماغی بیماریوں سے بچاؤ ممکن ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق دانتوں کی صفائی کو نظر انداز کرنے کے باعث دانتوں کو کیڑا لگنے، مسوڑھوں سے خون نکلنا، سوجن کے علاوہ الزائمر اور یادداشت کی کمزوری جیسے موذی امراض بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔

(روزنامہ نوائے وقت 5/اپریل 2014ء)

انٹرنیٹ کا استعمال، چین سب سے آگے

چین سب سے زیادہ انٹرنیٹ استعمال کرنے والے افراد کا ملک بن گیا۔ نئے اعداد وشمار کے مطابق چین میں انٹرنیٹ کے استعمال کے عادی افراد کی تعداد 53 ملین تک جا پہنچی ہے۔ یہ اعداد وشمار چائنہ انٹرنیٹ ورک انفارمیشن سنٹر کی جانب سے جاری کئے گئے ہیں۔ اعداد وشمار کے مطابق چین میں اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ انٹرنیٹ استعمال کرنے والے افراد موجود ہیں۔

(روزنامہ دنیا جنوری 23 جنوری 2014ء)

سبزہ زندگی میں خوشی کی ضمانت

قدرتی مناظر کے قریب رہنا نہ صرف انسان کو سکون دیتا ہے بلکہ ایک نئی تحقیق کے مطابق یہ انسان کی ذہنی صحت کے لئے بھی بہت اچھا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ترقی یافتہ ممالک میں 80 فیصد سے زائد آبادی بڑے شہروں میں رہنے کو ترجیح دیتی ہے جہاں ڈپریشن ایک عام مرض بنتا جا رہا ہے۔ ماہرین کہتے ہیں کہ چند تحقیقات کے جائزوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سبزے اور خوشی کے جذبات کے درمیان ایک ربط ہے۔ ماہرین کے مطابق سبزے کو دیکھنے سے انسانی آنکھوں میں ٹھنڈک آتی ہے اور انسان خود کو پُرسکون محسوس کرتا ہے جس سے ڈپریشن میں کمی ہوتی ہے۔

(روزنامہ دنیا 21 جنوری 2014ء)

شارک مچھلی کی نئی نسل دریافت

انڈونیشیا میں شارک مچھلی کی نئی نسل دریافت کر لی گئی۔ انڈونیشیا کے دور افتادہ جزیرے کے قریب سمندر میں نئی نسل کی شارک دریافت کر لی گئی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ نئی نسل کی شارک کو 2008ء میں چند غوطہ خوروں نے دیکھا تھا جس کے بعد سے اس شارک پر تحقیق شروع کر دی گئی تھی۔ ماہرین کے مطابق مذکورہ نسل کی شارک صرف انڈونیشیا کے جنوبی جزیرے میں پائی جاتی ہے یہ شارک گہرے بھورے رنگ کی ہے اور اس کے جسم پر سیاہ دھبے نمایاں ہیں شارک کی لمبائی 80 سینٹی میٹر ہے اور اسے جزیرے بام ہنیرہ سے منسوب کیا گیا ہے۔

(روزنامہ جنگ 13 نومبر 2013ء)

بقیہ از صفحہ 7 نماز جنازہ حاضر و غائب

صاحب فیکٹری ایریا ربوہ مورخہ 11 دسمبر 2013ء کو 98 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے بیت السلام فیکٹری ایریا ربوہ میں 13 سال خادم بیت الذکر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ فرقان فورس میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ مالی قربانی کا جذبہ رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 7/اپریل

طلوع فجر	4:26
طلوع آفتاب	5:48
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	6:34

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

7/اپریل 2014ء

2:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4/اپریل 2014ء
4:10 am	سوال و جواب
6:30 am	حضور انور سے طلباء کی ملاقات 7 نومبر 2013ء
7:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4/اپریل 2014ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کے اعزاز میں آسٹریلیا میں ایک استقبالیہ تقریب
3:15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 2014ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جون 2008ء
8:05 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
9:00 pm	راہ ہدیٰ
11:20 pm	حضور انور کے اعزاز میں آسٹریلیا میں ایک استقبالیہ 18/اکتوبر 2013ء

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

Ph:042-5162622, 5170255, 5176142
Mob:0300-8446142
رابطہ: مظفر محمود
محمود موٹرز
نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
555-A Maulana Shokat Ali Road
Faisal Town, LAHORE.

FR-10

حب ہمزاد
اعصابی کمزوری کے لئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین خرید و فروخت کی بااعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

نورتن جیولرز ربوہ
فون 6214214 فون گھر
دکان 6216216 047-6211971

پرنٹ لان کی بے شمار ورائٹی انتہائی کم ریٹ پر دستیاب ہیں
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

سٹی پبلک سکول
دارالصدر جنوبی ربوہ
سابقہ الصادق بوائز
محکمہ تعلیم اور فیصل آباد بورڈ سے منظور شدہ
سائنس اور کمپیوٹر لیب اور لائبریری
ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی
بچوں اور والدین سے مشاورت اور رابطہ
کلاس ششم تا نہم داخلہ جاری ہے
رابطہ: پرنسپل 047-6214399,6211499

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

BETA ®
PIPES
042-5880151-5757238